ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بفضل خالق کائنات رسالہ مسائل ضروریہ صلوۃ مفید طلاب سعادت آیات یعنی

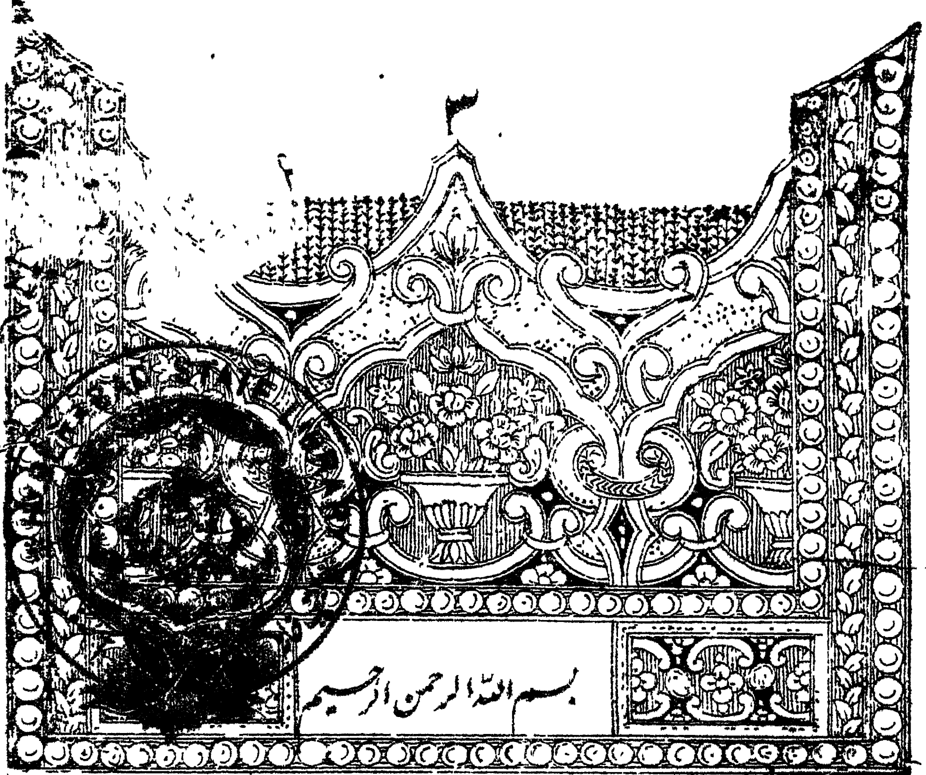
محاسن العمل الافضل

از تصنیف شریف فقیہ فقید المثیل مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب مدظلہ الظلیل باہتمام حکیم محمد عبدالرحمن

در مطبع صدیقی واقع کانپور ۱۲۷۱ مطبوع گردید

فہرست رسالہ محاسن العمل الافضل مع التتمات

فہرست التتمات



الحمد للہ الذی فرض الصلوٰۃ وعلی سید الانبیاء والہ وصحبہ الصلوٰۃ بڑا احسان ہی خدای تعالی کا کہ اوسنے اپنے بندون پر نماز فرض کی اور اپنے کلام پاک مین جابجا ادای نماز کی تاکید کی نماز کے سبب سے بہت ستھرائی اور پاکیزگی آدمی کو حاصل ہوتی ہی اور کثافت ظاہری او باطنی دفع ہوتی ہی اور آخرت مین بہت بڑے بڑے درجہ نمازیون کو ملینگے اور جو نماز نہین پڑہتے اُن پر عذاب سخت ہوگا اکثر لوگ بسبب بے علمی اور ناواقفی کے نماز سے محروم رہتے ہین بعضے بالکل نہین پڑہتے اور بعضے پڑہتے ہین مقید نہین ہوتے اور بعضے شرائط اور آداب نماز مین جو ضروری ہین کوتاہی کرتے ہین ایسی کہ نماز پڑہی نہ پڑہی برابر ہوتی ہی اس واسطہ زبان اُردو مین یہ رسالہ لکہا جاتا ہی مشتمل اوپر چار فصلون کے **فصل اول** بیان ثواب نماز مین **فصل دوم** تارک صلوٰۃ کے عذاب اور برائی کے بیان مین **فصل سوم** ایسے مسائل کے بیان مین جنکی ناواقفی کے سبب سے لوگ نماز چھوڑتے ہین **فصل چہارم** تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کے بیان مین

فصل اول بیان ثواب نماز مین

فرمایا خدای تعالی نے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ یعنی درست پڑہو نماز اور دو زکوۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والون کے جابجا خدای تعالی نے اسی طرح اقامت صلوٰۃ

اوقات نماز

کی تاکید فرمائی ہی مطلب اقامتِ صلوۃ سے یہ تھی کہ نماز خوب ٹھیک مع شرائط اور آداب کے
پڑھا ہے اور اسہی لیے صرف صلّوا نفرمایا یعنی نماز پڑھو اقیموا الصلوۃ فرمایا یعنی درست ٹھیک کرکر
نماز پڑھو اور وارکعوا مع الراکعین سے تاکید جماعت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے اقم الصلوۃ
طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین یعنی قائم
کر نماز دونو طرف دن کے اور کچھہ رات مین بیشک نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو یہ یادگاری ہی
یاد رکھنے والون کو اس آیت مین پانچو نمازون کا ذکر ہی اول طرف دن کی صبح کا وقت ہی اور
دوسری طرف دن کی مابعد زوال ہی جس مین ظہر اور عصر کی نماز ہی اور رات کی نمازین ہین نماز
مغرب اور نماز عشا اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ پانچو وقت کی نماز پڑھنے مین یہ فائدہ ہی کہ گناہ دور
ہوجاتے ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر بیشک نماز روکتی ہی
بیحیائی کی باتون سے اور سب برے کامون سے مطلب یہ ہی کہ نماز کی برکت سے آدمی کو جسطرح
صفائی ظاہر کی حاصل ہوتی ہی کہ بدن اور کپڑا پاک صاف رہتا ہی اور نجاست کے اختلاط سے آدمی
بچتا رہتا ہی اسی طرح دل مین نمازی کے ایک ایسا نور ہوجاتا ہی کہ اوسکو برے کامون سے
بچاتا ہی اور یہ بات تجربہ مین بہی ظاہر ہوتی ہی فی الواقع نمازی آدمی کو بہ نسبت بینمازیون کے
گناہون سے اور بیحیائی کی باتون سے زیادہ احتراز ہوتا ہی اور صحیحین مین ہی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو خطاب کرکے اگر تم مین کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو
اور وہ شخص اوس نہر مین ہر روز پانچ دفعہ نہاوے کیا اوسکے بدن پر کچھہ میل باقی رہے گا اصحاب نے
عرض کیا کہ کچھہ بہی نہین آپ نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ اونکے سبب سے اللہ تعالی
گناہون سے پاک کرتا ہی اور صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ مینے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون عمل سب اعمال مین اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہی آپ نے فرمایا کہ
نماز اپنے وقت پر یعنی نماز کا وقت مستحب مین پڑھنا اس کے برابر اللہ تعالی کو کوئی عمل نیک پسند نہین
امام احمد اور ابو داود نے عبادہ بن صامت رضہ سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پانچ نمازین ہین جو اللہ نے فرض کی ہین جو شخص اچھی طرح وضو کرکے ان پانچو کو اپنے وقت پر
پڑہے اور رکوع پورا کرے اور عجز و نیاز کے ساتھہ ادا کرے اس سے اللہ تعالی کا عہد ہی کہ اسکے گناہ بخش دے

اور جو ایسا نکرے تو اللہ کا اُسکے ساتھ عہد نہین چاہے اُسے بخشے اور چاہے عذاب کرے
اور امام احمد نے حضرت ابو ذر رض سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایام جاڑے
مین جن دنون مین پتے گرتے ہین ایک درخت کی دو ڈالیان پکڑین اور انکو خوب ہلایا پتے
خوب جھڑنے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ جو بندہ مسلمان خالصاً للہ نماز پڑہتا ہی اُسکے گناہ ایسے
جھڑتے ہین جیسے اس درخت کے پتے ف جماعت سے نماز پڑہنے کی اور مسجد مین حاضر ہونے
کی بڑی تاکید ہی اور بڑا ثواب ہی صحیح حدیث مین آیا ہی کہ جس آدمی کا دل مسجد سے لگا رہتا ہی
جب مسجد سے نکلتا ہی اُسکے دل مین یہ بات ہوتی ہی کہ پھر مسجد مین آؤنگا یعنی پانچو وقت کی
نماز مسجد مین پڑہتا ہی اوسکو خدای تعالی اپنے عرش کے سایہ کے تلے جگہ دیگا اوس
دن کہ سوا خدا کے سایہ کے اور کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت کے دن اور یہ بھی صحیح حدیث مین
آیا ہی کہ جو کوئی چالیس دن نماز جماعت سے پڑہے اس طرح کہ تکبیر تحریمہ اوس سے فوت نہو
یعنی پہلے تکبیر سے امام کے ساتھ ہو تو لکھہ لیجاتی کی اُسکے لیے نجات دو باتون سے
نفاق سے اور دوزخ سے یعنی وہ شخص ضعف ایمان سے ہمیشہ محفوظ رہیگا اور دوزخ
مین ہرگز نجائیگا ف صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
شخص نہا کے جمعہ کے لیے مسجد مین جا کے نماز پڑہے جو خدا نے مقدر کی ہی یعنی نفل
اور قبل جمعہ کے سنت اور چپ رہے امام کے خطبہ پڑہنے تک پھر امام کے ساتھ نماز
پڑہے اُسکے گناہ بخشے جاوینگے جو درمیان اوس جمعہ کے اور دوسرے جمعہ کے
ہوئے ہون اور تین دن زیادہ کے اور دوسری روایت مسلم مین اور ہی کہ جو اچھی طرح وضو کر
مسجد مین جمعہ کے لیے جاوے اور خطبہ کے وقت چپکا رہے اُسکے سب گناہ اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک
اور تین دن اور کے بخشے جاوینگے

فصل دوسری بےنمازون کے عذاب کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ
یعنی اہل جنت دوزخیون سے پوچھینگے کہ کس چیز نے پہنچایا تمکو دوزخ مین وہ کہینگے کہ
ہم نماز نہین پڑہتے تھے اس آیت سے ثابت ہوا کہ نماز نہ پڑہنا سبب ہی عذاب جہنم کا اور

فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون یعنی پھر خرابی ہے ان نمازیوں کی
جو اپنی نماز سے غافل ہیں یعنی قضا کرتے ہیں یا تنگ وقت پڑھتے ہیں جاننا ف
لغت میں ہی کہ ویل کلمہ عذاب کا ہی یا ایک وادی ہی جہنم میں یعنی جو لوگ نماز سے غفلت
کرتے ہیں انکو عذاب ہوگا اور جہنم میں پڑینگے احمد اور دارمی نے عبد اللہ بن عمرو
بن عاص سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی محافظت
کرے اوپر نماز کے ہوگا واسطے اوسکے قیامت کے دن نور اور دلیل اور نجات اور
جو شخص نماز پر محافظت نکرے اوسکے واسطے قیامت کے دن نہ روشنی ہوگی اور نہ دلیل
اور نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا
ف محافظت نماز کے معنی یہ ہیں کہ پانچو وقت کی نماز پڑھے کسی وقت کی قضا نکرے
اور ہر نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن کا لحاظ رکھے کوئی فوت نہونے پاوے
ف قیامت میں پل صراط پر اندھیرا ہوگا مسلمانوں کو نور ملیگا اور کافر اور منافق یعنی
پھسلینگے اور جہنم میں گر پڑینگے سو نمازی کو وہ نور ملیگا اور بے نمازی کو نہ ملیگا اور دلیل سے
مراد یہ ہی کہ مسلمان کو اللہ تعالی بوقت حساب کے اپنی بات کی دلیل تلقین کریگا کہ اوسکے
سبب سے اوسے نجات ملیگی سو نمازی کو وہ دلیل تلقین ہوگی اور نجات پاوے گا اور
بے نمازی کو وہ دلیل تلقین نہوگی اور نجات نپاویگا ف اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ بے نمازی کو بڑا عذاب سخت ہوگا اور نماز نہ پڑھنا گویا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اور پیغمبروں سے
دشمنی کرنا ہی اسی واسطے آپ نے فرمایا کہ بے نماز ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی
بن خلف کے ہوگا اور یہ بڑے کافر سخت تھے قارون اور فرعون اور ہامان حضرت موسی
علیہ السلام کے دشمن تھے اور ابی بن خلف کافر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
دشمن تھا اور ہمیشہ آپ کو تکلیف دیتا اور اوس نے ایک گھوڑا پالا تھا سو آپ سے کہتا تھا کہ
میں نے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لیے پالا ہی اسی پر سوار ہو کر میں تمہے قتل کرونگا آپ نے
فرمایا میں ہی تجھے قتل کرونگا انشاء اللہ تعالی چنانچہ جنگ احد میں آپ کے ہاتھ سے زخمی ہوا
اور اوسی زخم سے مکہ کو پھرتے ہوئے راہ میں داخل جہنم ہوا ف بیہقی نے ابن

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار میں نے آدھی رات سے [illegible] دیکھا
ابی بن خلف [illegible] تھا یا بار کی ایک آگ مشتعل ہو رہی ہے اور اوسکے متصل گیا دیکھا تو ایک مرد
زنجیرون میں بندھا ہوا اوس آگ [illegible] سے نکلنا چاہتا ہے [illegible] کہ مین پیاسا ہون
شخص کہتا ہے کہ اسے پانی مت دینا یہ مقتول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ابی بن خلف ہے
بے نمازی کے لیے بڑا محل خوف ہے کہ وہ ساتھ [illegible] کافر کا شہر [illegible] کے لیے ایسا عذاب [illegible]
اور دنیا میں بھی خدا تعالی نے اوسکی صورت عذاب کو دکھایا اور ابن ماجہ نے ابی درداء رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ مجھکو میرے محبوب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ تو اللہ کا
شریک مت کر اگرچہ تیرے ہاتھ پاؤں کاٹے جاوین یا تو جلایا جاوے اور کوئی نماز ترک
مت کر جو شخص نماز عمداً ترک کرے اوسکی بخشش اللہ تعالی کے ذمہ نہین اور شراب مت پی
اسواسطے کہ شراب کنجی ہے سب برائیون کی اور طبرانی نے عبداللہ بن قرط سے روایت کی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے پہلے قیامت مین نماز کا حساب ہوگا
اگر اچھی نکلی تو اور سب عمل بھی اچھے ہو جاوینگے اور جو نماز ٹھیک نہوئی تو اور عمل بھی ٹھیک نہونگے
شرح برزخ مین لکھا ہے کہ بغداد مین ایک امیرزادی کا انتقال ہوا بعد جان نکلنے کے جب
لوگون نے اوسکی نعش کو چادر سے ڈھک دیا پھر جب واسطے تجہیز و تکفین کے چادر کھولی دیکھا
کہ ایک سانپ کالا اوسکے منہ مین کوٹ رہا تھا اور اوسکے سارے بدن سے لپٹا تھا لوگون نے
چاہا کہ اوس سانپ کو مارین اوس میت کے باپ نے کہا کہ یہ سانپ ایسا نہین ہے کہ مارا
جاوے یہ سانپ غضب الہی کا معلوم ہوتا ہے بعد اوسکے اوس نے سانپ کے متصل جا کے
کہا کہ مین جانتا ہون کہ تو خدا کے حکم سے آیا ہے لیکن ہم لوگ بھی مامور ہین اس بات کے کہ
موافق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجہیز و تکفین میت کی کرین اگر تو ہمکو اتنی مہلت دیوے
کہ ہم یہ سنت بجا لائین تو اچھی بات ہے یہ سنتے ہی وہ سانپ اوس لڑکی سے الگ ہو کر گھر کے
ایک کونے مین جا بیٹھا جب اوسے غسل دیکے کفن پہنا کے چارپائی پر لٹایا اور چاہا کہ جنازہ
اوٹھاوین وہ سانپ جھپٹکے پھر اوس میت سے ویسے ہی جا چپٹا یہان تک کہ اوسکے ساتھ
دفن ہوا لوگون نے اوس لڑکی کے باپ سے پوچھا کہ کون گناہ یہ لڑکی کیا کرتی تھی کہ

اوسکے سبب سے ایسا عذاب شدید نمایان اسپر ہوا اوسنے کہا کہ اور تو کوئی گناہ یہ نہین [illegible] تھے مگر کبھی کبھی نماز قضا کر دیا کرتی تھی اتنی جو لوگ کہ نماز مین سستی کرتے ہین اور قضا کرنے نماز کا بال نہین رکھتے وہ ڈرین کہ ایسے عمل کا ایسا عذاب ہی تنبیہ جماعت مین حاضر نہونا بہت بڑے گناہ کی بات ہی امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کا خیال ہوتا ہی کہ عورتین اور لڑکے بالے ناحق جل جائینگے نہین تو مین عشا کی نماز پڑھاکر اپنے غلامون کو حکم کرتا کہ جو لوگ مسجد مین جماعت کے لیے حاضر نہین ہوئے اونکے گھر جلا دینا

ف جمعہ کی نماز نہ پڑھنا بڑے گناہ کی بات ہی نماز جمعہ نہ پڑھنے والون کے لیے بھی آپ نے فرمایا تھا کہ میرے جی مین آتا ہی کہ اونپر اونکے گھر جلا دون رواہ مسلم اور بھی صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ چھوڑنے والے اگر ترک جمعہ سے باز نہ آوینگے تو خدا تعالی اونکے دلونپر مہر کردیگا

فصل تیسری ایسے مسائل کے بیان مین جنکی ناواقفی کے سبب سے لوگ نماز چھوڑ دیتے ہین

نماز کے مسائل ضروریہ سیکھہ لینا سب مسلمانون پر فرض ہی اور اکثر اردو کے رسائل مثل راہ نجات وغیرہ مین مذکور ہین اور خدا تعالی نے اپنے پیغمبر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دین مین کوئی بات مشکل نہین رکھی ہی نماز کے احکام مین بہت ہی آسانی ہی بہت سے مسائل آسانی کے ایسے ہین کہ عوام لوگ اون سے واقف نہین ہین اس سبب سے بیشتر اوقات نماز پڑھنا اونکو مشکل ہوتا ہی اون مسائل سے مطلع کرنا ضروری ہی اسواسطے ایسے مسائل اس مقام پر لکھے جاتے ہین **مسئلہ** جسطرح وضو کی عوض جبکہ پانی نہ ملے یا بسبب بیماری کے پانی کا استعمال نکر سکے حکم تیمم کا ہی اسی طرح غسل کے عوض بھی حکم تیمم کا ہی اکثر لوگ جب بیماری مین اونکو حاجت غسل کی ہوتی ہی نماز چھوڑ دیتے ہین حالانکہ چاہیے جب تک نہانا اونکو ضرر کرے تب تک تیمم سے نماز پڑھا کرین اگر وضو ضرر نکرتا ہو تو وضو کیا کرین اور نہانے کی عوض تیمم کرلین اور جو وضو اور غسل دونو ضرر کرتے ہون تو دونو کے عوض تیمم کرلین اور دونو کے لیے ایک تیمم بھی کفایت کرتا ہی اور تیمم غسل کا بھی ویسا ہی ہی جیسا تیمم وضو کا یعنی ایکبار دونو ہاتھہ مٹی پر مار کر سارے مُنہ کا مسح کرے اور دوسری بار دونو ہاتھہ مٹی پر مار کر دونو ہاتھونکا کہنیون تک مسح کرے **مسئلہ** اگر آدمی کو رات کو نہانے کی حاجت ہو

اور وہ بالیقین یہ سمجھے کہ اگر مین گرم پانی سے بھی نہاؤنگا اور بعد نہانے کے اوڑھ لیٹونگا
تو بھی مین بیمار ہو جاؤنگا اور اگر مین دہوپ مین دن چڑہے نہاؤنگا تو مجکو ضرر نکریگا
ہونگا یا بسبب مسافرت یا مفلسی کے گرم پانی نہین مل سکتا اور اوس وقت سرد پانی سے
نہانے سے بیمار ہو جانے کا خوف ہی تو اوسکو چاہیے کہ فجر کی نماز کے لیے غسل کے عوض تیمم کرکے
اور وضو کرلے اور دن چڑہے نہالے اکثر لوگون کی عادت ہی کہ ایسی صورت مین فجر کی نماز بالقصد
قضا کر لیتے ہین اور دن چڑہے نہا کے نماز قضا پڑہتے ہین اگر نہانے سے خوف بیمار ہو جانیکا
نہو تو خدا کا خوف کرکے چاہیے کہ اوسیوقت نہا کے فجر کی نماز پڑہے اور اگر خوف بیمار ہو جانیکا
ہو تو تیمم کرکے نماز پڑہے نماز کا چہوڑنا ہرگز جائز نہین **ف** عورتون کے مزاج اکثر ضعیف ہوتے ہین
اور بہتیری عورتون کو نزلہ کا خلل ہوتا ہی اور اونکو رات مین نہانا مضر ہوتا ہی اور سبب مرض
ہو جاتا ہی اور بسبب ناواقفیت کے مسئلہ سے نماز چہوڑ دیتی ہین اس مسئلہ سے عورتون کو ضرور
مطلع کر دینا چاہیے **مسئلہ** جس آدمی کے اکثر اعضای وضو کو پانی پہنچانا ضرر کرے مثلا
دونو ہاتھ اور دونو پانو مین بسبب زخمون کے یا پہوڑون کے یا بسبب درد ریح کے پانی ضرر
کرتا ہی اور منہ کو پانی ضرر نہین کرتا اوس شخص کو چاہیے تیمم کرے اور اگر اکثر اعضا کو پانی ضرر
نہین کرتا بعض کو ہی ضرر کرتا ہی مثلا دونو پانو مین یا ایک مین بسبب درد ریح کے یا زخم کے
پانی مضر ہی اور منہ کو اور دونو ہاتہون کو مضر نہو تو جس عضو کو پانی ضرر کرتا ہی اوس پر مسح کرلے
اور باقی کو دہولے **مسئلہ** اگر اکثر بدن کو پانی پہنچانا ضرر کرے اور نہانے کی حاجت ہو
تو تیمم کرلے اور جو اکثر بدن کو پانی ضرر نہین کرتا کسی عضو کو ضرر کرتا ہی مثلا بسبب زخم کے یا
نزلہ اور زکام کے سر پر پانی ڈالنا مضر ہی اور سارے بدن کو مضر نہین تو سر پر مسح کرلے اور
باقی بدن پر پانی بہالے **مسئلہ** اگر آدہے بدن کو پانی مضر ہو اور آدہے کو نہو تو فتاوی
عالمگیری مین لکھا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ وہ شخص بہی تیمم کرلے **مسئلہ** عورت کو غسل مین کچھ ضرورت
کہولنے گوندہے ہوئے بالون کی نہین ہی یہی کافی ہی کہ بالون کی جڑون مین پانی پہنچالے
اور اوپر سے پانی بہالے **ف** فرض غسل مین تو یہی ہی کہ ایکبار کلی کرے اور ایکبار
ناک مین پانی ڈالے اور ایکبار پانی سارے بدن پر بہالے اور سنت یہ ہی کہ پہلے دونو ہاتھ

بیان فرائض غسل

…ہیے پھر بدن پر اگر نجاست لگی ہو دھو ڈالے پھر وضو کرے پھر بدن پر تین بار پانی بہاوے
لیکن اگر …ی جانے کہ تین بار پانی بہانا مجھے ضرر کریگا ایکبار ضرر نکریگا اور بہی دیر تک بدن کا کہلا
رہنا ضرر کریگا تو ایکبار ہی بدن پر پانی بہاوے اور صرف فرض غسل پر اکتفا کرے اکثر اوقات باعث
محرومی نماز سے یہ بات بہی ہوتی ہی کہ لوگ یہ سمجھتے ہین کہ جب تک تین بار پانی نہ بہاوین اور سب طریقہ
سنت ادا نکرین غسل نہین ہوتا اس لیے یہ مسئلہ لکھدیا کہ بیشتر اوقات صرف فرض غسل پر اکتفا کرنا
بہتر ہی **مسئلہ** اگر کسی عضو پر بسبب پہوڑے یا زخم کے پٹی بندہی ہو اور کہولنا اوسکا ضرر کرتا ہو
تو پٹی پر مسح کرلے **مسئلہ** تیمم دو قسم کی چیزون پر جائز ہی ایک مٹی پر اور ان چیزون پر جو بحکم شرع
مثل مٹی کے قرار دی گئی ہین اور وہ وہ چیزین ہین کہ آگ مین ڈالنے سے نہ پگہلین اور نہ جلکر
راکہہ ہون جیسے چونا اور پتہر اور گچ اور اینٹ اور مٹی کے برتن پکے ہوئے سو ایسی چیزون پر
تیمم کے لیے ہونا غبار کا شرط نہین سنگ مرمر کی پٹیان خوب سفید شفاف صاف ہو اور ذرا بہی
غبار اوس پر نہو اوس پر بہی تیمم کرنا جائز ہی اور اسیطرح مٹی کے گہڑے بدہنے اور دیوار پر آور دوسری قسم
وہ چیزین ہین جو بحکم شرع مٹی کی جنس سے نہین ٹہرائی گئی ہین اور وہ وہ ہین کہ جلکر راکہہ
ہو جاوین جیسے کپڑا لکڑی وغیرہ یا پگہل جاوین جیسے سونا چاندی ایسی چیزون پر تیمم تب جائز ہی
جب اون پر غبار ایسا بیٹہا ہو کہ اگر آدمی اوس پر ہاتہہ پہیرے تو غبار ملکر الگ ہو جاوے اور پٹی
جگہہ نکل آوے اور صرف اتنے غبار سے کہ ہاتہہ مارنے سے گرد اوڑتی نظر آوے ان چیزون پر
تیمم جائز نہین یہ مسئلہ درمختار اور اور معتبر کتابون مین لکہا ہی اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین **مسئلہ** مسائل طہارت
جو پہوڑے یا پہنسی یا زخم کے منہ پر خون یا پیپ یا رطوبت ظاہر ہو اور بہے نہین وہ ناپاک نہین اور
اوس سے وضو بہی نہین جاتا اکثر آدمیون کا مرض خارش مین یہ حال ہوتا ہی کہ کہجلانے سے
بدن پر خراش ہو جاتا ہی اور اوسمین سے رطوبت ظاہر ہوتی ہی مگر بہتی نہین پر کپڑے مین لگ جاتی ہی
یا خراش پر کہرنڈ بندہ جاتا ہی اور کہجلانے سے کہرنڈ دور ہو کے رطوبت ظاہر ہوکے بہتی نہین
پر کپڑے مین لگ جاتی ہی اور دہبے پڑ جاتے ہین سو ایسے دہبون سے اگرچہ قدر درم سے
زائد ہون کپڑا ناپاک نہین ہوتا اس واسطے کہ ایسی رطوبت جب تک بہے نہین اوس سے وضو
نہین ٹوٹتا اور جس چیز سے وضو نہین ٹوٹتا وہ چیز ناپاک بہی نہین ہی **مسئلہ** جنگل کا پانی اگرچہ

اگرچہ تھوڑا ہوا اور حال اوسکی نجاست کا معلوم نہو تو وہ پاک ہی اکثر لوگ جنگل مین جہان اونکے کپڑون پر
پانی کی چھینٹین پڑجاتی ہین نماز چھوڑ دیتے ہین حال آنکہ اوس پانی کا ناپاک ہونا تحقق نہین مسئلہ
برسات مین شہر کی گلیون کا پانی کیچڑ نجاست ضعیفہ ہی اور اوس سے کپڑا ناپاک تب ہوتا ہی جب
چوتہائی کے آلودہ ہوجاوے بلکہ اشباہ والنظائر مین فتوی اس بات پر لکہا ہی کہ مٹی کیچڑ گلیون کی
جس سے بچنا دشوار ہی پاک ہی پس گلیون کی مٹی کیچڑ کی چھینٹین پڑنے سے کپڑے کو ناپاک سمجہنا
چاہیے **ف** یہ حکم گلیون کی کیچڑ مٹی کا ہی جس سے بچنا مشکل ہو نہ ایسی جگہ کی چھینٹون کا کہ
عین نجاست ہو جیسے سنڈاس کی یا پاخانہ کی موری کی کہ وہ نجاست غلیظہ ہین لیکن اوس سے بہی
ایک دو چھینٹ سے کپڑا ناپاک نہین ہوتا جب قدر درم یا زیادہ بدن یا کپڑے مین لگ جاوے
تو البتہ دہونا اوسکا ضرور ہی **مسئلہ** اگر ایک پاک کپڑا ایک نجس کپڑے تر مین لپیٹا جاوے
یا اوس سے ملا کے رکہا جاوے اور اوسکی تری کے سبب سے نمی اس پاک کپڑے مین
آجاوے لیکن تر نہو جاوے یعنی اگر اسکو نچوڑین تو کوئی قطرہ نہ ٹپکے نہ کچہہ تری چہوٹے تو
یہ کپڑا ناپاک نہین ہوا **مسئلہ** جس آدمی کو ایسا مرض ہو جسکے سبب سے وضو اوسکا نہ ٹہر سکتا ہو جیسے
جریان کا عارضہ ہو کہ ہر وقت قطرہ منی یا مذی کا آجاتا ہو یا سلس البول کا کہ پیشاب بے اختیار
نکل جاتا ہو اور ہر وقت قطرہ نکل آتا ہو یا اور کوئی اسیطرح کا عارضہ ہو تو اوس شخص کو چاہیے
کہ ہر وقت تازہ وضو کر لے وقت بہر اوس عارضہ سے اوسکا وضو نجایگا اور جب تک وسکو
وہ عارضہ رہیگا کپڑا اوسکا اوس عارضہ کے جہت سے ناپاک نہوگا بے وسواس اوس
کپڑے سے نماز پڑہے **ف** درمختار مین لکہا ہی کہ ابتداءً صاحب عذر ہونا آدمی کا تب ثابت
ہوتا ہی جب کہ سارے وقت نماز مین جلد جلد وہ عارضہ متحقق ہو مثلاً ظہر کے سارے وقت یا
مغرب کے سارے وقت مین اتنی فرصت نپاوے کہ چار رکعتین یا تین رکعتین بغیر نکلنے قطرہ
کے پڑہے سو جب ایسی حالت آدمی پر ایک بار طاری ہو وہ صاحب عذر ہوگیا جسکے لیے حکم یہ ہی
کہ وقت بہر اوس عارضہ سے اوسکا وضو نٹوٹے اور کپڑا اوسکا اوس عارضہ سے بے نماز
نہوا اور ہمیشہ ایسی حالت کا بعد اوسکے رہنا شرط نہین بلکہ صاحب عذر ہونے کے لیے یہی کافی
ہی کہ سارے وقت نماز مین ایکبار وہ عارضہ اوسکو ہوجاوے مثلاً قطرہ آجاوے اور صاحب عذر

ہونا دفع تب ہوگا جبکہ سارے وقت نماز مین ایکبار بہی وہ عارضہ نہو اکثر لوگون کی عادت ہی کہ جب ایسے عارضون مین مبتلا ہوتے ہین نماز چہوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ وضو ہمارا نہین ٹہرتا یا کپڑا پاک نہین رہتا ہم نماز کیسے پڑہین سو اس مسئلہ کو خوب سمجہہ لین اور جان لین کہ طہارت و نجاست خدا کے حکم سے ثابت ہوتی ہی سو جب خدا نے حکم دیا کہ وقت بہر اوس عارضہ سے وضو نٹوٹیگا اور کپڑا اوس عارضہ سے کبہی ناپاک نہوگا پہر وہم کرنا اور وسواس کرنا نادانی کی بات ہی

بیان مذمت ترک نماز کا بسبب نوکری کچہری کے

تنبیہ اکثر لوگ کبہی نماز اس طرح قضا کرتے ہین کہ کچہری مین نوکر ہوتے ہین وقت نماز کے کچہری کے کام مین مشغول رہتے ہین اوٹہکر نماز نہین پڑہ لیتے سو نوکران کچہری دو قسم ہین ایک حکام جیسے منصف صدر امین صدر الصدور ڈپٹی کلکٹر دوسرے عملہ کے لوگ جیسے منشی سرشتہ دار محرر حکام کو تو اپنے کام مین اختیار ہوتا ہی جسوقت جی چاہے اوٹہکر نماز پڑہ لین بحال محرومی قسمت اور ضعف ایمان کی بات ہی کہ باوجود اختیار اور عدم مانع کے نماز نہ پڑہے اور عملہ کا حال یہ ہی کہ حاکمان زمانہ صوم وصلوۃ سے مانع نہین ہین اور جو لوگ کہ نماز پر مستعد ہین حال آنکہ عہدہ سرشتہ داری اور منشی گری وغیرہ پر جو روبروی حاکم رہنے کے کام ہین مامور ہین نماز قضا نہین کرتے اور بوقت آنے نماز کے موقع سے جاکر نماز پڑہ لیتے ہین سب مسلمان بہائیون کو خدا تعالی توفیق دے کہ ایسے عذر کو حیلہ قرار دیکے نماز نچہوڑین اور نماز چہوڑنے والے کے عذابون پر جو فصل دوم مین مذکور ہوئے ہین لحاظ کرکے ڈرین اور جب آدمی دین کی بات پر مستعد ہوتا ہی اور ہمت اوسکے لیے مضبوط کر لیتا ہی تو خدا تعالی اوسکی مدد کرتا ہی اور اوس کام کا انجام اوسے بخوبی ہوتا رہتا ہی

حکایت منشی فوجداری درباب برکت نماز

ایک آشنا ہمارے کہ وہ زمانہ سابق مین محکمہ فوجداری مین منشی تہے ذکر کرتے تہے کہ جب تک ہمنے اہل علم کی صحبت نہین پائی تہی جب کچہری مین حاکم کے سامنے نماز کا وقت آتا تو ہم اس خوف سے کہ اگر نماز کے لیے روبروی حاکم سے جاوینگے تو حاکم ہمے موقوف کر دیگا نماز قضا کر دیتے تہے اور جب بدولت صحبت علماے دین کے نماز پر ہم خوب مستقیم ہوئے تو بوقت آنے نماز کے بے تکلف اجلاس سے نماز کو چلے جاتے تہے حاکم کو اس بات کا خیال ہوتا تہا کہ اگر ہم اس باب مین اِنسے کچہ کہینگے تو یہ ہماری نوکری چہوڑ دینگے فی الواقع دین پر مستعد ہونے سے آدمی کا ایک رعب اورون پر ہو جاتا ہے

فصل چوتھی تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کے بیان مین

تعدیل ارکان کے معنی ہین رکوع اور سجدہ مین ٹھہرنا اور قومہ کے معنی ہین کھڑا ہونا بعد رکوع کے
اور جلسہ کے معنی ہین دونو سجدون کے درمیان مین بیٹھنا اکثر آدمی نماز مین ایسی جلدی
کرتے ہین کہ رکوع اور سجود اچھی طرح ادا نہین کرتے اور رکوع کے بعد سیدہا کھڑا ہوکے نہین
ٹھہرتے سجدون کے درمیان مین اچھی طرح بیٹھنے نہین پاتے سو ایسی نماز ہونی نہونی برابر ہوتی ہی
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے اسی طرح کی نماز پڑہی آپ نے فرمایا
کہ تو نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی پھر اوسنے ویسی ہی پڑہی پھر ویساہی ارشاد کیا پھر اوسنے
ویسی ہی پڑہی پھر ویساہی ارشاد کیا تیسری بار یا چوتھی بار اوسنے کہا مجھے ارشاد کیجیے کہ کیسی
نماز پڑہون آپ نے نماز پڑہنے کی ترکیب مین ارشاد فرمایا کہ جب تو رکوع کرے تو خوب اطمینان سے
ٹھہر اور جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو خوب سیدہا اچھی طرح سے کھڑا ہولے پھر جب سجدہ کرے
خوب اطمینان سے سجدہ مین ٹھہر پھر جب سجدے سے سر اوٹھائے تو خوب اطمینان سے
دونو سجدون کے درمیان مین بیٹھ لے پھر دوسرے سجدہ مین اچھی اطمینان سے ٹھہر انتہی
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رکوع اور سجود مین ٹھہرنا اور بعد رکوع کے اچھی طرح کھڑا
ہونا اور درمیان دونو سجدون کے بیٹھنا فرض ہی اور عینی شرح کنز مین مذہب امام ابو یوسف رح کو
بمقام بیان تعدیل ارکان مختار لکھا ہی سو اس روایت کے موافق تو جو آدمی قومہ اور جلسہ نکرے
اوس کی نماز مطلقا نہین ہوتی اس واسطہ کہ ترک فرض سے نماز بالکل باطل ہوجاتی ہی اور در مختار
مین تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ سب کو واجب لکھا ہی اور واجب کے ترک سے بھی نماز
واجب الاعادہ ہوتی ہی یعنی اوس نماز کو پھر پڑہنا چاہیے سو بڑی نادانی کی بات ہی کہ آدمی
وضو کرے اور طہارت حاصل کرے اور نماز ایسی پڑہے کہ ہونا نہونا اوسکا برابر ہو صحیح بخاری مین
ہی کہ حضرت حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایسی ہی نماز پڑہتا تھا کہ رکوع و سجود پورا نہین کرتا تھا
جب وہ نماز پڑہ چکا تو اوسکو بلا کے حضرت حذیفہ نے کہا کہ تو نے نماز نہین پڑہی اور اگر تو ایسی ہی
نماز پڑہتا مرے تو طریقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ مرے گا اور امام مالک اور امام احمد نے روایت کی ہی کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ تم شراب خوار اور زناکار اور چور کو

کیسا سمجھتے ہو اونہوں نے عرض کیا کہ خدا اور خدا کا رسول دانا ہی آپ نے فرمایا یہ سب گناہ ہین
اور بے حیائی کی باتین اور انکے سبب سے عذاب ہوگا اور بری چوری یہ ہی کہ آدمی اپنی نماز مین سے
چرائے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز مین سے کیسے چرائے آپ نے فرمایا کہ نماز کے
رکوع و سجود کو پورا نکرے یعنی رکوع اور سجود اچھی طرح سے نکرے اور رکوع کے بعد اچھی طرح سے
کھڑا ہووے اور سجدوں سے اوٹھکر اچھی طرح نہ بیٹھے اور امام احمد نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نہین قبول کرتا ہی اوس بندہ کی نماز جو رکوع اور سجود کے
درمیان مین پیٹھ سیدھی کرکے خوب سیدھا نہین کھڑا ہوتا اور بعضے آدمی قیامت یہ کرتے ہین
کہ قرارت مین ایسی جلدی کرتے ہین کہ ہرگز عقل مین نہین آتا کہ الحمد اور سورت اونہوں نے پڑہی تو
بسبب بیباکی اور بے احتیاطی کے ایسی عادت رکھتے ہین اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ اس طرح کی نماز
پڑہنا موجب وبال ہی **ف** بعضے آدمیون کی یہ عادت ہوتی ہی کہ فرض نماز مین تو تعدیل ارکان
اور قومہ اور جلسہ کا لحاظ رکھتے ہین نوافل مین لحاظ نہین رکھتے سو یہ بڑی نادانی کی بات ہی
نفل نماز ثواب کے لیے آدمی پڑہتا ہی اور ایسی نماز سے ثواب نہین ہوتا بلکہ موجب عذاب ہی
خدا تعالی سب مسلمانون کو توفیق دے کہ نماز کی محافظت کرین اور ایسی نماز نہ پڑہین جو قبول نہو
اور جسکے سبب سے مستوجب عذاب چوری کے ہون اور ببرکت اپنے حبیب جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے خاتمہ ہمارا بالخیر کرے اور ہمکو تایید دین متین اور احیای سنن سید المرسلین کی توفیق دے

خاتمہ یہ رسالہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین تالیف ہوا اور خوبیان نماز کی کہ افضل الاعمال ہی اسمین مذکور ہین
لہذا اسکا نام **محاسن العمل الافضل** رکھا گیا و المؤلف العبد المعتصم بذیل سید الانبیاء
محمد عنایت احمد غفر لہ الصمد و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

تمت

خدا کے فضل سے رسالہ محاسن العمل الافضل کہ اسم بامسمی ہی تمام ہوا اور رسالہ تتمات کہ تتمہ اور
تکملہ پہلے رسالے کا ہی شروع ہوا حق یہ کہ جناب مصنف نے اس رسالہ تتمات مین
کمال کیا کہ دریا کو کوزہ مین بہرا حق تعالی ان دونو رسالونکو
رواج بخشے اور جناب مصنف کو
اجر جزیل عطا
فرماوے